رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا عظیم الشان لیکچر امرتسر میں ۱

حضرت خلیفۃ المسیح لاہور میں ۳

خلافت عثمانیہ ۔ مسلمانوں کے دوست سوامی دیانند ۵

ہندوستانیوں کے لئے ایک نادر موقعہ ۶

غزل ۷

اشتہارات ۸

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

الفضل

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ۔

جلد ۷ | مورخہ ۲۶۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۸ | نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر ۲۲۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء کو امرتسر میں تھا۔ اس میں شمولیت کے لئے قادیان کے اکثر احباب گئے تھے۔ جو حضور کا لیکچر سنکر واپس آگئے ۲۴۔ فروری کو دونوں سکول کھل گئے۔

حضرت مسیح موعود کے بہت پرانے دوست سید فضل شاہ صاحب سخت بیمار ہو گئے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالت روبصحت ہے۔

اب موسم میں نمایاں تغیر ہو رہا ہے۔ سردی کی شدت میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اگرچہ مطلع اکثر ابر آلود رہتا ہے ۲۰۔ فروری کی صبح کو سیدنا امیر المومنین مع الخیر دارالامان میں تشریف لے آئے۔ فالحمد للہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا عظیم الشان لیکچر امرتسر میں

جیسا کہ ناظرین الفضل کو معلوم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک لیکچر ۲۲۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء کو امرتسر میں تجویز ہوا تھا۔ اس کے لئے انجمن احمدیہ امرتسر نے ایک بڑے پوسٹر اور چھوٹے اشتہاروں کے ذریعہ خوب اعلان کیا۔ اور لوگوں کو لیکچر سننے کی دعوت دی۔ لیکن باوجود اس کے کہ لیکچر "صداقت اسلام و ذرائع ترقی اسلام" پر تھا۔ اور اسلام کے زندہ ثمرات اور انوار و برکات پیش کئے جانے تھے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں نے اس کے خلاف بہت کوشش کی۔ اور اسی ہال میں جہاں لیکچر ہونا تھا۔ ایک دن قبل جلسہ کرکے ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکایا گیا۔ اور ہمارا لیکچر سننے سے روکا گیا۔ ہمارے خلاف اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور دیواروں پر لکھ کر بھی لگائے گئے۔ کہ کوئی مسلمان لیکچر سننے نہ جائے۔ اس سے بڑھ کر یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ بعض فتنہ پرداز لوگوں کی نیت فساد کرنے کی بھی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دشمنوں کو ان کے منصوبوں میں بالکل ناکام و نامراد رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ جب سٹیشن پر گاڑی سے اُترے۔ تو ایک کثیر مجمع نے پرجوش استقبال کیا۔ اور بعض جوشیلے طبائع نے "اللہ اکبر" کا نعرہ بھی لگایا لیکن حضور نے منع کر دیا۔ کہ یہ کوئی مسنون طریق نہیں ہے اس کی بجائے مسنون دعائیں کرنی چاہئیں۔ مجمع سٹیشن سے پروسیشن کے طور پر شہر کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور دوسرے کئی احباب گاڑیوں پر سوار

تھے۔ رستے آگے حضرت خلیفۃ المسیح کی گاڑی تھی۔ جو آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ یہ جلوس بڑے آرام اور اطمینان کے ساتھ اس مکان تک پہنچا۔ جہاں حضور کے اترنے کا انتظام کیا گیا تھا ؛

لیکچر کا وقت دو بجے مقرر تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح عین وقت پر " بندے ماترم ہال " میں تشریف لائے جہاں ہندو۔ مسلمانوں اور سکھوں کا قریباً اڑھائی ہزار کا مجمع موجود تھا۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے صدر مجلس کے انتخاب کی تحریک کرتے ہوئے مکرم ذوالفقار علی خان صاحب رام پوری کا نام پیش کیا۔ جو اتفاق رائے سے صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ انہوں نے افتتاحی تقریر میں حاضرین کے جلسہ میں آنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور درخواست کی کہ وہ آرام اور اطمینان کے ساتھ لیکچر سنیں گے۔ اس کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہوئے۔ اور حاضرین کو السلام علیکم کہنے کے بعد کلمہ تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما کر اپنی تقریر شروع کی۔ اور پہلے مذہب کی غرض اور غایت بیان فرمائی۔ جو یہ ہے۔ کہ مذہب ایک ایسا رستہ بتائے جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے۔ اور یہ غرض سب سے اعلیٰ اور عمدہ طریق سے اسلام پوری کرتا ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ دوسرے مذاہب میں بھی خوبیاں ہیں۔ لیکن سب خوبیوں کا مجموعہ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کا مرجع اسلام ہی ہے۔ یہ ایک ہمارا دعویٰ ہے جس کے متعلق جب ہم دیکھتے ہیں تو پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قرآن میں ہم نے ایسی تعلیم اتاری ہے۔ جو بہتر سے بہتر ہے۔ اس میں یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ کہ میرے اندر اچھی تعلیم ہے۔ اور سب میں بری۔ بلکہ یہ کہ میرے اندر سب سے اچھی تعلیم ہے۔ اس کے بعد میں یہ دیکھنا ہے۔ کہ اسلام خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کیا تعلیم دیتا ہے۔ اس کے متعلق حضور نے مدد ذات خدا سے تعلق پیدا کرنے کے تمام دو طریق بیان فرمائے۔ جو انسانی فطرت اور قانون قدرت میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ کس طرح انسان سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود کو پیش کیا گیا۔ اور آپ کی صداقت اور تائید میں خدا تعالیٰ نے جو نشانات ظاہر کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو بیان کیا۔ اور اس طرح احمدیت کی تبلیغ نہایت ہی وضاحت اور خوبی کے ساتھ کی گئی۔

لیکچر کو سامعین نے خاموشی اور اطمینان کے ساتھ سنا۔ اگرچہ ہال کی چھت پر دو تین بار پتھر پڑنے کی آواز آئی۔ لیکن ہال کے اندر کسی نے کوئی خلاف تہذیب حرکت نہ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر ختم ہونے کے بعد صدر جلسہ نے سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کے برخاست ہونے کا اعلان کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مع احمدی احباب کے تشریف لے گئے۔ پولیس کافی تعداد میں ہال کے اندر اور باہر موجود تھی۔ جس کا انتظام تسلی بخش تھا۔ رات کی گاڑی پر حضرت خلیفۃ المسیح واپس قادیان تشریف لے گئے۔

اس موقعہ پر میں احباب کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ نہایت کامیاب اور عظیم الشان لیکچر جس میں احمدیت کو نہایت مفصل طور پر پیش کیا گیا۔ امرتسر میں اسی ہال میں ہوا۔ جہاں ۱۹۰۵ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو شریر اور مفسد لوگوں نے اس قدر شور شر ڈالا کہ لیکچر بند کرنا پڑا اور جب حضرت مسیح موعود وہاں سے روانہ ہونے لگے۔ تو آپ پر پتھر پھینکے گئے۔ گندی سے گندی گالیاں دی گئیں۔ اور لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا۔ لیکن اب خدا کے فضل و کرم سے کسی کو اس قسم کی خلاف انسانیت حرکت کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر کا اعلان بھی سوائے چند ایک ایسے الفاظ کے بدلنے کے جن کا بدلنا وقتی لحاظ سے ضروری تھا۔ بعینہٖ انہی الفاظ میں کیا گیا جن میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس لیکچر کا اعلان ہوا تھا۔ چنانچہ اعلان حسب ذیل تھا :-

ایک مبارک اعلان

عالی جناب حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ و علیٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام نے حسن اتفاق سے سفر لاہور سے واپس ہوتے ہوئے ہم لوگوں کی درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۲۲۔ فروری ۱۹۲۲ء کو بروز ایتوار ۲ بجے بعد دوپہر بمقام منڈوہ گھنیا لعل صاحب وکیل (بندے ماترم ہال) ایک عام لیکچر دینگے۔

اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اس کی سچائی پر زبردست علمی دلائل پیش کریں گے۔ جو معقولی رنگ کے علاوہ اسلام کے زندہ ثمرات اور انوار و برکات پر مشتمل ہونگے۔ اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کرینگے۔ اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے دعاوی پر دلائل دینگے۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے کمالات بیان فرمائیں گے ؛

پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ میں سے آکر تشریف آوری اور اس لیکچر میں سے بے خبر ہوں۔ اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہوں یا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہوں۔ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں ؛

نوٹ :- ۲۳ فروری بروز پیر ۷ بجے شام کو بھی ایک لیکچر اسی مقام پر ہوگا ؛

المشتہر :- سکرٹری انجمن احمدیہ امرتسر (پنجاب)

ان حالات اور واقعات کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ پہلے کی نسبت اب حالات بہت بدل چکے ہیں۔ اور وہ وقت آ رہا ہے جبکہ سمجھدار لوگ خود غرض اور فتنہ پرداز مولویوں ملانوں کی باتوں میں نہ آکر احمدیت کے متعلق ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرینگے اور اس سے فائدہ اٹھائینگے۔ اس کے ساتھ ہی ہم جماعت احمدیہ امرتسر کو یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ امرتسر میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ احمدیت اور سعید روحوں کو اس کے نیچے لا۔ زور کوشش سے کام لے اور ہر

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۶- فروری ۱۹۲۰ء

وزیراعظم انگلستان کے اعلان کا علمی بطلان

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی اس تقریر کا خلاصہ جو حضور نے ۱۵ فروری کو بمقام بریڈلا ہال لاہور فرمائی

نماز ظہر اور عصر پڑھانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ۲ "کیا دنیا کے امن وامان کی بنیاد عیسائیت پر رکھی جاسکتی ہے" پر لیکچر دینے کے لئے بریڈلا ہال میں تشریف لیگئے جہاں بہت سے لوگ جنمیں ہندو اور سکھ صاحبان بھی تھے۔ موجود تھے۔ حضور کے لیکچر ہال میں رونق افروز ہونے پر حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری نے "کلام محمود" سے حضرت خلیفۃ المسیح کی اس نظم کا ایک حصہ پڑھا کہ

کیا جانئے کہ دل کو مرے آج کیا ہوا
کس بات کا ہے اس کو دھڑکا لگا ہوا

اس کے بعد مکرم چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے صدر جلسہ کے انتخاب کے متعلق تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

انتخاب صدر کی تحریک

صاحبان! میں تجویز کرتا ہوں کہ میرے محترم بزرگ خان ذوالفقار علی خان صاحب رام پوری جو مسٹر محمد علی۔ شوکت علی کے برادر اکبر اور ہمارے سلسلہ کے نہایت مخلص اور پرانے بزرگ ہیں۔ آج کے جلسہ کے صدر ہوں۔ اس طرح مکرم خان صاحب نے باقاعدہ صدر ہونے پر فرمایا :۔

صدر کی تقریر

حضرات! میں مکرم محرک کا اس عزت افزائی پر نہایت ہی شکر گذار ہوں کہ ایسے اہم جلسہ کا مجھے صدر تجویز کیا گیا ہے۔ میں اسوقت کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کہنا چاہتا۔ صرف آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنھوں نے تشریف لاکر رونق بخشی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو عظیم الشان مضمون آپ صاحبان کو یہاں سنایا جائیگا۔ اُسے آپ پورے اطمینان اور غور سے سُنینگے۔ وہ مضمون اس پیغام کے متعلق ہے جو انگلستان کے وزیراعظم نے دُنیا کو بھیجا ہے۔ انگلستان کے وزیراعظم کی بہت بڑی پوزیشن ہے۔ اور گذشتہ جنگ کے بعد اس کو دنیا کا سب سے بڑا مُدبّر سمجھ لیا گیا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ کس کی طرف سے یہ آواز اٹھی ہے۔ آج اسوقت اس کے جواب میں حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ خلف الصدق حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر دینگے۔ اسے آپ لوگ سُنیں۔ حضرت مرزا صاحب کی پوزیشن ایسی نہیں ہے کہ جس کے متعلق آپ لوگوں کو کچھ بتانے کی ضرورت ہو۔ آپ اسے خوب جانتے ہیں۔ اس لئے میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مضمون کی اہمیت اور بیان کرنیوالے کی پوزیشن کو مدنظر رکھ کر پوری توجہ اور غور سے سُنیں گے۔ اور اگر ایسا کرینگے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ آپ کو یہاں آنے کی تکلیف برداشت کرنے کا کافی معاوضہ مل جائے گا۔ یہ آواز جو اسوقت آپ لوگوں کے سامنے بلند ہونیوالی ہے۔ وہ آواز ہے جو دنیا کو ہلا کر چھوڑیگی۔ یہ آواز ایسی ہے۔ جسمیں وہ صداقت اور حقیقت پائی جاتی ہے۔ جو وزیراعظم پانا چاہتے ہیں اور یہی وہ پتھر ہے۔ جس پر تمام دنیا کے امن کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ اور اسی پر صلح اور امن کا خوشنما محل تیار ہوسکتا ہے۔ پس امید ہے۔ کہ اس وقت جو آپ صاحبان کے سامنے اسلام کی نور افشانی ہوگی۔ اس کو نہایت غور و فکر سے ملاحظہ کرینگے۔ اور اگر فائدہ اٹھانا چاہینگے تو اس کی بہت کچھ گنجائش اور موقع ہوگا۔ اب میں حضرت خلیفۃ المسیح سے استدعا کرتا ہوں کہ حضور اپنا لیکچر شروع فرماویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کا خلاصہ

خان صاحب کی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے کھڑے ہو کر حاضرین کو السلام علیکم کہا۔ اور پھر کلمۂ شہادت اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر شروع فرمائی۔ جو تمام و کمال تو پھر شائع کی جائے گی۔ اسوقت اس کا کسی قدر خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

حضور نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ آپ کی آواز کو جن لوگوں نے لبیک کہا تھا۔ ان کی ہمت کی بلندی اور حوصلہ کی وسعت کا اندازہ اس چھوٹے سے واقعہ سے ہوسکتا ہے۔ کہ ایک دفعہ جب رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی۔ تو تمام کے تمام مسلمان سات سو نکلے۔ اس تعداد کو دیکھ کر ایک صحابی نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اب تو ہم سات سو ہوگئے ہیں۔ کیا اب بھی آپ کو خطرہ ہے کہ ہمیں دُنیا مٹا سکتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔

یہ آواز اس تعداد کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اس ایمان اس اخلاص اور اس یقین کی طرف سے آرہی تھی۔ جو ان کے دل میں تھا۔ اسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ جب وہ اُٹھے۔ تو تمام دنیا میں پھیل گئے۔ اور کوئی روک ان کے راستہ میں روک نہ ڈال سکی۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت اچھی ہو یا بُری وہ عالم ہوں یا جاہل۔ امیر ہوں یا غریب۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونیوالے چالیس کروڑ لوگ دنیا میں موجود ہیں۔ اور دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں۔ جہاں رسول کریم پر درود بھیجنے والے لوگ موجود نہوں لیکن کتنا افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک تو وہ زمانہ تھا۔ کہ سات سو مسلمان تھے۔ جو اپنا مٹنا ناممکن سمجھتے تھے اور اپنے مقابلہ میں ساری دنیا کو ہیچ قرار دیتے تھے یا آج یہ زمانہ ہے۔ کہ چالیس کروڑ مسلمان ہیں۔ جن کے دل خوف سے دھڑ دھڑ کر رہے ہیں۔ اور یہ بلاوجہ نہیں۔ وہ اپنی آنکھوں سے اپنا مٹنا دیکھ رہے ہیں اور چاروں طرف سے اپنے خلاف آوازیں سُن رہے ہیں۔ یہ آوازیں ایک مدت تک تو ان لوگوں کے موتہوں سے نکلتی تھیں۔ جن کی زندگیاں اپنے مذہب کے لئے وقف تھیں۔ لیکن اب یہ آواز ایک ایسے شخص کی طرف سے آئی ہے۔ جو مذہبی میدان کا سوار نہیں۔ بلکہ سیاسی میدان کا بہت بڑا پہلوان اور شاہ سوار ہے۔ اسکی

طرف سے یہ آواز آئی ہے۔ کہ "آیندہ دنیا کے اندر امن وامان کی بنیاد صرف عیسائیت کے اصول پر رکھی جاسکتی ہے" اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ عیسائیت کو قبول کریں ۔

اس کے متعلق اگر اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ یہ آواز ایک ایسے شخص کے منہ سے نکلی ہے۔ جو مذہبی نہیں اور قطعاً نہیں جانتا۔ کہ مذہب کی صداقت کے کیا دلایل ہوتے ہیں۔ تو اس کی کچھ بھی وقعت نہیں رہ جاتی۔ اور اگر اس لحاظ سے دیکھیں۔ کہ ایک امن کے ذمہ وار شخص کی آواز ہے۔ تو اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور کئی قسم کے خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر جبکہ مجھے لاہور آنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے ضروری سمجھا ہے۔ کہ اس آواز کا جواب اسلام کی طرف سے دوں انگلستان کے وزیر کا یہ پیغام خاص طور پر مسلمانوں کو مخاطب کر کے نہیں۔ مگر اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ مخاطب مسلمان ہی ہیں۔ کیونکہ یورپ کے قریب اور عیسائیوں سے ملنے جلنے والی اور زیادہ تعلق رکھنے والی یہی قوم ہے۔ پس چونکہ اس آواز میں مخفی طور پر مسلمانوں کو ہی بلایا گیا ہے۔ اس لئے میں اسوقت اسلام کی طرف سے جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔

بہت لوگ وزیر اعظم کے اس پیغام سے گھبرائے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہمارے مذہب کی ہتک کی گئی ہے۔ ایک سیاسی حکمران کا کیا حق ہے۔ کہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلائے۔ مگر میرے نزدیک یہ درست نہیں ہے۔ میں تو اس کو سنکر بہت خوش ہوا۔ وجہ یہ کہ یورپ ایک عرصہ سے مادیات کی طرف جا رہا ہے اور بڑے بڑے لوگ مذہب کی طرف توجہ نہیں کرتے لیکن اب جبکہ ایک بڑے سیاسی آدمی نے ہمیں ایک مذہبی پیغام دیا ہے۔ تو اسے ہمارا جواب بھی سننا پڑے گا۔ اور یہ خدا تعالیٰ نے ہمیں موقعہ دیا ہے۔ اس کی مثال اسلام کی صداقت۔ شوکت اور جلال کو سامنے رکھ کر ایسی ہی ہے جیسے شکار جب تک نشانہ پر آئے۔ اور ادھر ادھر رہے اسوقت تک [illegible] سکتا ہے۔ لیکن جب [illegible] جائے۔ تو پھر نہیں [illegible] سکتا۔ پس جبکہ اسلام کو مخاطب کیا گیا [illegible] تو اسلام کی طرف سے بھی جواب سننا پڑیگا۔ اور ہم کھول کھول کر سنائیں گے۔ اور جس طرح ہم نے ٹھنڈے دل سے وزیر اعظم کے پیغام کو سنا ہے۔ اس کو بھی اسی طرح سننا پڑیگا۔ اور اگر وہ نہ بھی سنیگا۔ تو اس کے کام پر اس کے اہل ملک ہنسیں گے۔ پس یہ ہمارے لئے اسلام کی تعلیم کو پیش کرنے کا موقع نکلا ہے۔ جس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ کوئی ناراضگی اور ہتک کی بات نہیں ۔

اس کے بعد حضور نے وزیر اعظم کے پیغام کا ترجمہ پڑھکر فرمایا۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کا پہلا امن برباد ہو گیا ہے۔ اب نئے سرے سے امن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کی بنیاد مسیحیت کی تعلیم پر ہی ہو گی۔ جو مسیح خدا کو باپ مانتا ہے۔ جب تک ایسا نہ کیا جائیگا۔ کبھی امن نہیں قائم ہو سکیگا ۔

میں اسکے متعلق دو طرز پر کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ آیا مسیحیت امن قائم کر سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر مسیحیت قائم نہیں کر سکتی۔ تو پھر کونسا مذہب قائم کر سکتا ہے ۔

اس سے پہلے اصولی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر کسی مذہب کے آدمیوں میں ادبار پایا جائے۔ تو یہ اس مذہب کے ناقص ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس مذہب کی تعلیم کیا ہے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کرنے سے ادبار آتا ہے۔ تب وہ ناقص ہو گی۔ اور اگر اس کو چھوڑنے سے آتا ہے۔ تو پھر مذہب پر کوئی اعتراض نہیں آسکتا ۔

مسٹر لائڈ جارج نے اپنے پیغام میں ایک بات یہ کہی ہے۔ کہ دنیا [illegible] باپ ہونے پر ایمان لے آئے۔ تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ لوگوں کو تعجب ہو سکتا ہے۔ کہ اس سے کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ جب ایک چیز سے تعلق ہو۔ تو اس سے تعلق رکھنے والے سب کا آپس میں بھی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب تمام کے تمام لوگ خدا کو اپنا باپ سمجھیں گے تو پھر ایک دوسرے کو بھائی بھائی قرار دینگے۔ اور جب ایک دوسرے کو بھائی سمجھیگا۔ تو لڑائی بھی نہیں ہو گی ۔

مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر دو باتیں حل ہو جائیں۔ تو یہ تعلیم مانی جاسکتی ہے۔ ایک تو یہ کہ کیا اس عقیدہ کو کہ خدا باپ ہے صرف مسیحیت ہی پیش کرتی ہے یا اور مذاہب بھی۔ دوسرے یہ کہ اگر کسی مذہب میں یہ عقیدہ تو نہیں۔ بلکہ اس سے اعلیٰ اور اچھا ہو۔ تو اسے چھوڑ کر عیسائیت کے اس عقیدہ کو کیوں قبول کیا جائے ۔

اس کے بعد حضور نے نہایت تفصیل سے اول یہ ثابت کیا کہ دنیا کے قریباً تمام مذاہب میں حتیٰ کہ وحشی قوموں میں بھی یہ عقیدہ پایا جاتا ہے۔ اور خود عیسائیت نے یہ عقیدہ ایک اور قوم سے لیا ہے۔ اور پھر عیسائیت کی تعلیم کو لیکر اسلام کی تعلیم سے مقابلہ کر کے دکھایا۔ کہ اگر دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ تو اسلامی تعلیم کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ عیسائیت سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس مقابلہ کے لئے حضور پہلے انجیل سے مسیحیت کی تعلیم کو پیش کرتے۔ اور اس کے بعد قرآن کریم سے اسلامی تعلیم سناتے۔ چونکہ اعلان ہو چکا تھا۔ کہ اڑھائی گھنٹہ لیکچر ہو گا۔ اس لئے حضور نے مضمون کا صرف ایک ہی حصہ اور وہ بھی اختصار کے ساتھ ۲½ گھنٹہ میں بیان فرمایا۔ جسے سامعین نے نہایت توجہ اور اطمینان سے سنا۔ حضور کی تقریر کے دوران میں ہال میں انتہائی درجہ کی خاموشی اور سکون کی حالت تھی۔ اور سامعین پوری محویت کے ساتھ تقریر سن رہے تھے۔ اگرچہ عین اسی وقت جو کہ لیکچر کا وقت تھا۔ ایک مشاعرہ اور ایک اور جلسہ کا بھی اعلان تھا۔ لیکن باوجود اس کے سامعین کافی تعداد میں آگئے۔ جن کا اندازہ تین چار ہزار کے قریب تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر ختم کرنے کے بعد دعا کی۔ جس میں سامعین بھی شامل ہوئے۔ اور اس کے بعد مکرم ذوالفقار علی خان صاحب نے بہ حیثیت صدر سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ۔

---

۲۴ - فروری ۱۹۲۰ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی لاہور میں

کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر پڑھا کر مجمع احباب میں رونق افروز تھے۔ کہ تین نوجوان غیر مبایع جو مولوی محمد علی صاحب کے [illegible] رہیں۔ اور جن کے نام یہ

ہیں :- (۱) حافظ محمد حسن صاحب - بی اے (۲) مسٹر ظہور احمد صاحب بی اے - سابق ایڈیٹر پیغام (۳) مسٹر عطاء اللہ صاحب - سٹوڈنٹ ۔ ایم اے کلاس حضور کو ملنے کے لئے آئے - تعارف کے بعد انہیں سے ایک نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کی - کہ احمدیت ایک معما سا ہو گیا ہے - اور عام لوگ اس سے متنفر ہو گئے ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - صداقت سے عموماً لوگ ہمیشہ سے متنفر چلے آئے ہیں ٭

نوجوان - میری مراد یہ ہے کہ لوگ پہلے احمدیت سے متنفر نہیں تھے - اب اختلاف کے بعد ہو گئے ہیں - کیونکہ احمدیت ان کی سمجھ میں نہیں آتی ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - یہ آپ لوگوں کا تجربہ ہو گا - ہم میں تو لوگ پہلے کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں داخل ہو رہے ہیں ٭

دوسرے نوجوان (مسٹر ظہور احمد) اسلام میں اولوالامر کسے کہتے ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - جو اولوالامر ہو - اسی کو کہتے ہیں ٭

نوجوان - قرآن میں اولی الامر کے متعلق حکم آیا ہے - اس سے کیا مراد ہے -

حضرت خلیفۃ المسیح - قرآن کریم میں منکم بمعنی علیکم آیا ہے اس لئے منکم کا یہ مطلب ہوا - کہ مسلمانوں پر حکمران ہو -

نوجوان - اگر کوئی کہے - کہ فلاں شخص خلیفہ ہے - تو کیا اگر حضرت ابوبکر رض - حضرت عمر رض - حضرت عثمان رض - حضرت علی رض کی طرح خلیفہ مان سکتے ہیں -

حضرت خلیفۃ المسیح - ہر ایک دعوے کی صداقت دلائل سے ثابت ہوتی ہے - جو شخص خلیفہ ہونے کا مدعی ہے - اس کے پاس جو دلائل ہوں - ان کو دیکھیں گے ٭

نوجوان - وہ دلائل آپ ہی بیان فرمائیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - تو آپ صاف کیوں نہیں کہتے - کہ مدعی خلافت سے آپکی مراد مجھ سے ہی ہے -

نوجوان - اصل بات یہ ہے - کہ حال ہی میں میں نے الفضل میں پڑھا ہے - کہ آپ کی خلافت ایسی ہی ہے جیسی خلفاء اربعہ کی تھی ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - میری خلافت کی صداقت کے وہی دلائل ہیں - جو خلفاء اربعہ کی خلافت کے تھے - آپ ان کی صداقت کی کوئی دلیل بیان کریں ٭

نوجوان - ان کو شوریٰ نے خلیفہ منتخب کیا تھا ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - شوریٰ سے آپ کی کیا مراد ہے -

نوجوان - صحابہ نے منتخب کیا تھا ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - کیا تمام کے تمام صحابہ نے -

نوجوان - نہیں صحابہ کی میجارٹی (کثرت) نے

حضرت خلیفۃ المسیح - یہی دلیل میرے خلیفہ ہونے کی صداقت میں موجود ہے -

نوجوان - کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی خلافت بالکل ان کی خلافت کی طرح ہے -

حضرت خلیفۃ المسیح - بالکل ان کی خلافت کی طرح تو نہیں کہا جا سکتا - ان کے پاس فوج تھی - ملک تھا - سلطنت تھی میرے پاس نہیں ٭

نوجوان - خلفائے اربعہ میں تو اولی الامر کی صفت بھی پائی جاتی تھی - جو کہ آپ میں نہیں - پھر آپ کو خلیفہ کس طرح کہا جا سکتا ہے ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - دیکھئے - دولتمند کی یہ تعریف ہے کہ جس کے پاس دولت ہو - اب جو شخص فرانس میں ہو گا - اس کے پاس فرانس کا ہی سکہ دولت کے طور پر ہو گا - جو امریکہ میں ہو گا - اس کے پاس امریکہ کا ہی سکہ ہو گا - اور جو چین میں ہو گا - اس کے پاس چین کا ہی سکہ ہو گا - اور ان سب کو دولت مند کہا جائیگا - نہ یہ کہ امریکن دولتمند نہیں - یا چینی دولتمند نہیں - اب ایک ایسا شخص جو روحانی طور پر اولوالامر ہے - اس کا خلیفہ روحانی ہی ہو گا - اور جو روحانی اور جسمانی ہے - اس کا خلیفہ بھی روحانی اور جسمانی اولوالامر ہو گا - چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم روحانی اور جسمانی دونوں طرح کے اولی الامر تھے - اس لئے آپ کے خلفاء روحانی اور جسمانی اولی الامر ہوئے - لیکن حضرت صاحب چونکہ صرف روحانی اولوالامر تھے - اس لئے آپکا خلیفہ بھی روحانی اولوالامر ہی ہو گا ٭

نوجوان - ایسا خلیفہ تو نامکمل خلیفہ ہوا -

حضرت خلیفۃ المسیح - اگر اس سے آپ کی یہ مراد ہے - کہ ہمارے پاس حکومت نہیں - تو یہ ہم خود کہتے ہیں کہ ہماری خلافت روحانی ہے - جسمانی نہیں ٭

نوجوان - مختلف ممالک کے بادشاہ ہیں - فرانس کا ہے - انگلستان کا ہے - آسٹریا کا ہے - یہ سب بادشاہ کہلاتے ہیں - اسی طرح جو بھی خلیفہ ہو - وہ ایسا ہی ہونا چاہیئے - جیسے پہلے ہوئے ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - یہ تو آپ کو علم ہی ہو گا کہ مختلف ممالک کے بادشاہوں کے اختیارات میں فرق ہے - اور سب کے اختیارات ایک جیسے نہیں ہیں -

نوجوان - ہاں یہ تو مجھے معلوم ہے - کہ ان کے اختیارات میں فرق ہے - لیکن ان کے نام میں تو فرق نہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح - پس اگر ان کے اختیارات میں فرق ہونے کی وجہ سے ان کے نام میں کوئی فرق نہیں - اور اس طرح ان کے بادشاہ کہلانے میں کوئی حرج نہیں - تو اسی طرح خلافت کے متعلق بھی سمجھ لیجئے - خلفاء اربعہ چونکہ رسول کریم کے خلیفہ تھے - اور رسول کریم کے پاس حکومت بھی تھی - اس لئے وہ خلفاء حکومت بھی رکھتے تھے - لیکن میں جس کا خلیفہ ہوں - وہ چونکہ حاکم نہیں تھا - اس لئے میرے پاس کس طرح حکومت آ جاتی - میں تو روحانی بادشاہ کا خلیفہ ہوں اس لئے روحانی خلیفہ ہوں ٭

یہاں دوسرے نوجوان کی گفتگو ختم ہو گئی - اور پھر حافظ محمد حسن صاحب بی اے نے کہا -

غیر احمدی حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے - اور ان کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں - ان کے متعلق ہم نے یہاں کے دوستوں (مراد غیر مبایعین) سے دریافت کیا ہے - لیکن وہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکے آپ ان کے متعلق کچھ فرمائیں ٭

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پیشگوئیوں کے متعلق ایک مفصل تقریر فرمائی - اور خود ہی احمد بیگ والی پیشگوئی پیش کر کے اسکی حقیقت بیان کی - یہ تقریر انشاء اللہ مفصل علیحدہ شائع کی جائیگی ٭

خلافت عثمانیہ

۵ فروری کے الفضل میں جو مضمون قومی رپورٹ کے جواب میں ہم نے

لکھا تھا۔ اس میں ہم نے قومی رپورٹ کے اس وہم باطل کی بھی تردید کی تھی۔ کہ شیعہ صاحبان باقی غیر احمدیوں کے ساتھ مسئلہ خلافت میں متفق ہو گئے ہیں۔ اس کے متعلق ذوالفقار لاہور ۱۲۔ فروری نے بعنوان بالا ایک لمبا مضمون شایع کیا ہے۔ جسمیں اس نے قومی رپورٹ کے خیال کے خلاف بہت سخت نوٹس ۔ اور لکھا کہ شیعہ قیامت تک خلافت ترکی کو خلافت اسلامی نہیں مان سکتے۔ شیعہ مولویوں کے سنہ ۱۸۷۷ء کے فتاوے یاد دلائے ہیں۔ جنہیں انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ :۔

"سلطنت ترکیہ بالکل اسلامی سلطنت نہیں رہی"

اب ہم قومی رپورٹ اور دوسرے مسلمان اخبار نویسوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس غلط فہمی سے نکل آئیں کہ شیعہ بھی ان کے ساتھ مسئلہ خلافت میں متفق ہیں ۔

"مسلمانوں کے دوست سوامی دیانند"

اس عنوان سے آریہ گزٹ کے رشی بودھ نمبر مجریہ ۱۲ فروری ۲۰ء کے صفحہ ۳۳ پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سابق سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور کا ایک مضمون درج ہوا ہے۔ جسمیں جناب ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"جہاں تک کہ ہم کو علم ہے۔ سوامی صاحب کے تعلقات اپنی زندگی میں اہل اسلام سے اچھے تھے۔ اور اہل اسلام نے بھی ان کے ساتھ ہمیشہ اچھا برتاؤ کیا یہاں تک کہ جبکہ ان کے عقائد کے خلاف مروجہ ہندو مت (سناتن دھرم وغیرہ) کی وجہ سے اہل ہنود نے ان کو اپنے ہاں مہمان کرنا گوارا نہ کیا۔ تو جناب ڈاکٹر رحیم خان صاحب مرحوم نے سوامی صاحب مرحوم کو اپنے گھر میں جگہ دی۔ اور معزز مہمان کے طور پر ان کا خیر مقدم کیا۔"

ڈاکٹر صاحب نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی دیانند صاحب مسلمانوں کے دوست تھے۔ لیکن اس دعویٰ کے ثبوت میں جو واقعہ پیش کیا ہے۔ وہ ہرگز ان کے مدعا کو ثابت نہیں کرتا۔ کیونکہ ڈاکٹر رحیم خان صاحب کا سوامی صاحب کو ایک اُلٹے وقت میں پناہ دینا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ مسلمان اپنے دشمن سے بھی حتی المقدور اچھا سلوک کرتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر رحیم خان صاحب نے کیا۔ مگر سوامی صاحب کا مسلمانوں کا دوست ہونا یہ ایک قیاس اور گمان ہے۔ جو اپنے اندر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ جب تک صفحہ ہستی پر ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب موجود ہے۔ اسوقت تک بجز کسی سادہ لوح انسان کے کوئی گمان نہیں کر سکتا۔ کہ سوامی صاحب مسلمانوں کے دوست تھے۔ کیونکہ اس باب میں سوامی جی نے مسلمانوں کو تو جو کچھ کہا۔ کہا۔ مگر غضب یہ کیا کہ بے سوچے سمجھے نہایت ہندو تعصب اور کوتاہ اندیشی سے مسلمانوں کے آقا و سید حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ بے نقط سنائی ہیں۔ کہ کوئی معمولی شریف آدمی بھی کسی ادنیٰ شخص کے حق میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا ۔

ہندوستانیوں کیلئے ایک نادر موقعہ

(از مسٹر ساگر چند بیرسٹر ایٹ لاء ۔ لاہور)

اس عنوان سے میں نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کے متعلق کئی اصحاب نے مجھے خطوط لکھے ہیں۔ ان سب کا جواب مشترکہ طور پر دینا مناسب ہوگا۔

جہازوں کی آمد و رفت اور کرایہ کے حالات مفصلہ ذیل پتہ سے دریافت کریں۔ میسرز ٹومس کک اینڈ سن بمبئی۔ Messrs Thomas Cook & Son Bombay

ولایت جاتے ہوئے اپنے ساتھ کسی قسم کا اسباب نہ لیجائیں۔ کیونکہ سب چیزیں ولایت میں یہاں کی نسبت ارزاں اور عمدہ مل سکتی ہیں۔ بستر مت لیجائیں۔ کیونکہ یہ نیز انگلستان میں ہر مکان میں مفت مہیا کیا جاتا ہے۔ تولئے وغیرہ لے جانے کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف مندرجہ ذیل چیزیں کافی ہونگی۔ دو جوڑے پہننے کے کپڑے۔ ایک ٹوتھ برش۔ ایک صابن کی ٹکیہ۔ بوٹ کنگھا اور برش۔ ایک یا دو جوڑے سلیپنگ سوٹ۔ ایک جوڑا سلیپر۔ موزے وغیرہ۔ جو سب کے سب ہینڈ بیگ میں رکھے جا سکتے ہیں۔ بے فائدہ اسباب کا خواہ مخواہ کرایہ دینا پڑتا ہے۔ اور علاوہ بریں اسے لادنے وغیرہ کی مشکلات بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اور کچھ محصول بھی بھرنا پڑتا ہے نیز جگہ جگہ اس کے سرکاری معاینہ میں وقت ضائع ہوتا ہے۔

ولایت میں امتحانات ہر تیسرے مہینے ہوتے ہیں اگر آدمی ایک دفعہ فیل ہو جائے۔ تو دوسرے امتحان کا صرف تین ماہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور جس مضمون میں لڑکا فیل ہو۔ صرف اس میں دوبارہ امتحان دینا پڑتا ہے۔ باقیوں میں نہیں۔ جماعت میں رول کال چیخ کر نہیں کی جاتی۔ ایک رجسٹر رکھا ہوتا ہے۔ جب لڑکا جماعت میں آئے تو خود اپنا نام رجسٹر میں پنسل سے درج کر دیتا ہے۔ تاکہ سکول کو معلوم ہو جائے کہ کتنے لڑکے حاضر تھے۔

جو بھائی ولایت تشریف لیجائیں۔ ان کو میری نصیحت ہے۔ کہ وہاں اخلاق اور ایمانداری سے کام لیں۔ تاکہ اپنے ملک کا نام روشن ہو۔ اور آجکل ہندوستانیوں کی جنگی خدمات کی وجہ سے انگریزوں کو ہندوستانیوں سے جو محبت ہو گئی ہے۔ اس میں کمی نہ ہونے پائے۔ بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت اور خلق سے پیش آئے۔ تاکہ ہر شخص ان کی مدد کو تیار ہو جائے ۔

ہمارے ملک کے لئے بہت اچھا ہوگا۔ اگر ہم کسی کے خلاف دل میں کینہ رکھنے کی بجائے ہر ایک سے جو کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ سیکھ لیں۔ مثلاً پرانے زمانہ میں ہزاروں آدمی اکسیر کی تلاش میں گئے۔ لیکن ان کو اکسیر نہ ملی پر نہ ملی۔ اس زمانہ میں سوئٹزرلینڈ میں جو سٹون گھڑیوں میں لگانے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ وہ اکسیر سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ کیونکہ معمولی چیز سے بنکر وہ سونے سے بھی زیادہ قیمت پاتے ہیں انگلینڈ والے آدھ آنے کی لکڑی یا ہڈی سے ایک فونٹین پن بنا کر کئی روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ ایک آنہ کے کپڑے کا ایک کالر بنا کر سات آنے کو بیچتے ہیں۔ اسی طرح آدمی کس کس چیز کا نام لے۔ یہ سب فن لنڈن کے پولی ٹیکنک سکول Poly Technic School میں سیکھے جا سکتے ہیں۔ گویا یہ سکول ہندوستانی نوجوانوں کو اکسیر بنانا سکھا سکتا ہے ۔

جب میں انگلینڈ سے رخصت ہونیوالا تھا۔ تو میرے

ایک انگریز دوست نے کہا کہ ہم جو کچھ اپنے ہندوستانی بھائیوں کو سکھا سکتے ہیں۔ سکھانے کو تیار ہیں۔ اب جبکہ انگلستان میں ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ اور لوگوں نے ہندوستانیوں کے خلاف تعصب چھوڑ دیا ہے۔ تو کیوں ہم آگے بڑھ کر جو ہاتھ انگلستان نے محبت سے پھیلایا ہے۔ اسے محبت سے پکڑ لیں۔ حال میں ولی عہد انگلستان نے اپنی تقریر میں ہندوستان کا نہایت محبت سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں نہایت اشتیاق سے اپنے ہندوستان کے سفر کا انتظار کر رہا ہوں۔ ہندوستانی ایک معزز قوم ہے۔ مصیبت کے وقت ہندوستان نے سلطنت کی بڑی مدد کی۔ ہندوستان قوموں کی سبھا کا ایک قابل عزت ممبر ہو گا ان الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ آج کل انگلینڈ میں شہزادوں سے لیکر مزدوروں تک سب کے دل میں ہندوستانیوں کے لئے محبت موجزن ہے۔ پس ہمیں اس محبت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اب جبکہ ہمارے روپیہ کی قیمت اسقدر بڑھی ہوئی ہے۔ کہ ہندوستانی روپیہ کی قیمت انگلستان میں دو روپیہ کے برابر ہے ہمیں تحصیل علم کے لئے بڑی تعداد میں انگلستان جانا چاہیئے۔ اور جلد جانا چاہیئے ٭

غزل

منقبت فاروق اعظم خلیفہ دوم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(از جناب مولانا مولوی سید صادق حسین صاحب صادق۔ مختار عدالت)

(و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

عمر ہے فاتح عالم عمر فاروق اعظم ہے
جہاں اس سے ہوا روشن یہ شمع بزم عالم ہے
رسول پاک نے فاروق اس کا نام رکھا ہے
کہ یہ تریاق حق ہے اور باطل کیلئے سم ہے
عمر کے نام سے اسلام کی شوکت ہے دنیا میں
جلال حق کا مظہر۔ جلوہ گاہ۔ اسم اعظم ہے
رسول پاک نے اسلام کی جس کے دعا مانگی
یہ وہ مقبول حق محبوب سردار دو عالم ہے
مسلماں یہ ہوئے جب تو بڑہی اسلام کی عزت
مکرم ہیں صحابہ میں کرامت ان کی ہمدم ہے
ہوئی پہلی اذاں کعبہ میں ان کے جوش ہمت سے
عمر کا مرتبہ اللہ اکبر کیا معظم ہے
سن ہجری ہے بیّن یادگار عہد فاروقی
سنین دہر میں جو خیر سے ممتاز عالم ہے
یہ ہے شیر خدا کا خویش ہیبت اسکی ایسی ہے
کہ پیر زال کی مانند اس کے آگے رستم ہے
امیر المومنین ایسے کہ حیدر اک وزیر ان کے
سلاطین جہاں کا آستاں پر جس کی سر خم ہے
مٹایا صفحۂ دنیا سے جسنے نقش کسریٰ کو
یہ وہ ماحی کفر و شرک سلطان معظم ہے
رہے گا تا قیامت اس کے عدل و داد کا شہرہ
یہ وہ انصاف پرور ہے یہ وہ مشہور عالم ہے
عدو اس کے ہوئے پامال تھا کیسا یہ خوش اقبال
گھروں میں دشمنان دیں کے ابتک بزم ماتم ہے
یہ عیاری تو دیکھو کوئی بد عہد قاتل کی
شہید کربلا کو قتل کر کے چشم پر نم ہے
ستم ایجاد کو کچھ لاگ ہے خون شہیداں سے
کہ وہ سرگرم مشق قتل جان و دل ہر دم ہے
عمر کے عہد میں مومن خدا کا شکر کرتے تھے
منافق دل میں کہتے تھے ہمارا ناک میں دم ہے
ملائک کو شرف حاصل ہو جس کی ہمزبانی کا
کرے دل میں وصف کیا اس کا بیاں جو کچھ ہو وہ کم ہے
ملا قدرت سے وہ فہم رسا اس پاک باطن کو
کہ اوس کی رائے سائب وحی ربانی کی ہمدم ہے
ہوا یہ ارض موعودہ کا وارث فضل یزداں سے
یہ ہے وہ عبد صالح جس کا واصف رب اکرم ہے
شیاطین لعیں مفرور ہوتے جسکے سایہ سے
یہ وہ ظل نبی ظل خدا سردار عالم ہے
دیا ہے جعفر صادق نے حکم اس کی تولا کا
مشرح ہے بیاں ان کا نہیں اک قول مبہم ہے
وہ اعلم ہے کتاب اللہ میں افقہ شریعت میں
علوم دین بر حق کا وہ گویا بحر اعظم ہے
نہ جھجکا امر دیں میں وہ کبھی خوف ملامت سے
عمر آزادگان حق میں اسبق اور اقدم ہے
جوار رحمۃ للعالمیں میں ہے وہ آسودہ
اسے دوزخ کا کیا کھٹکا اسے محشر کا کیا غم ہے
شہنشاہ جہاں ہو کر لباس فقر تھا دربر
نمونہ زہد کا یہ اسوۂ شاہان عالم ہے
زر خالص بنادے جو مس عصیاں کو اک دم میں
وہ قرآں ہی مجرب نسخۂ اکسیر اعظم ہے
شفا قرآن سے ملتی ہے روحانی مریضوں کو
ہمارے زخم عصیاں کیلئے یہ خوب مرہم ہے
ہلال عید سے آنکھیں ہیں روشن اہل ایماں کی
عدو سر پیٹتے ہیں ان کے گھر ماہ محرم ہے
کئے ہیں مردہ دل زندہ باذن اللہ صادق نے
تو معجز نما کیوں؟ وہ غلام ابن مریم ہے

انگلستان میں اسلام

چھ انگریز اور ایک ہندو بیرسٹر مسلمان

لیکچرز ۱۰- جنوری کو مولوی فتح محمد سیال ایم۔ اے نے ایک عالمانہ لیکچر تھیوسوفی لاج ویمبلڈن میں صداقت اسلام پر پڑھا۔ ۱۱- جنوری کو احمدیہ ہال میں مسٹر حنیفہ بیکن نے "سال نو کا سلام" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔ اور ۱۸- جنوری کو حضرت مفتی محمد صادق نے اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر وعظ فرمایا۔ ۲۱- جنوری کو حضرت مفتی صاحب کے بغرض تبلیغ اسلام امریکہ روانہ ہونے کی تقریب پر انگریز نومسلموں نے زیر صدارت ڈاکٹر لیون۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ڈی الوداعی ایڈریس دیا۔ اور مفتی صاحب سے اظہار اخلاص کیا۔

نومسلمین احمدی مبلغین کی مساعی متفقہ کا نتیجہ ذیل کے تازہ نومسلم ہیں :-

سابقہ نام	اسلامی نام	کیفیت
...	صادق	یہ دوست بی-اے-بی-ایچ-ڈی - بیرسٹرایٹ لاء ہیں - اور یورپ کی اکثر زبانیں جانتے ہیں
(۲) ابراہام فنیتھ	ابراہیم فنیتھ	یہودی المذہب تھے - سات زبانیں بولتے ہیں -
(۳) راخیل	سیارکہ	
(۴) ربیکا	سعیدہ	یہودی المذہب
(۵) اینی	فاطمہ	"
(۶) فلپ	بشیر	"

(۷) یسل کلائی ڈوگو نینٹ - رشید - مسیحی تھے -

امریکہ میں اسلام حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۲۸ جنوری کو لورپول سے امریکہ میں اشاعت اسلام کے لئے روانہ ہو گئے - الحمدللہ

لنڈن میں مسجد لنڈن میں احمدیہ مسجد بنانے کے لئے مکان خریدا جا رہا ہے -

عبدالرحیم نیر -

ریویو

اعلان ظہور پرنور حضرت مسیح محمدی صلعم اس عنوان سے ایک لمبا خوبصورت اشتہار سکرٹری انجمن احمدیہ ۱۲ نمبر کالج اسٹریٹ کلکتہ نے شائع کیا ہے - جسمیں اخبار دکیل امرتسر کے ایک مضمون کی بنا پر حضرت اقدس مسیح موعود کے کارناموں کی تصریح ہے - اجاب بغرض تقسیم محصولڈاک بھیجکر مندرجہ بالا پتہ سے طلب کریں

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کی قیمت ماہ جنوری یا فروری میں ختم ہو گئی ہے - ان سب کے نام یکم مارچ کا پرچہ وی پی ہو گا - جو صاحب واپس کرینگے - ان کا پرچہ تاوصولی قیمت بند رہے گا - (مینیجر الفضل)

(اشتہارات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی کا مصدقہ ممیرا - اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سُرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے - جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے - میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا - آپ نے اسے بہت پسند فرمایا - اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے - جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں - میں حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا - اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا - اور میں نے بھی نفع اٹھایا - الحمدللہ علیٰ ذالک ؁

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے - جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں - یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں - وہ اس سرمہ کا استعمال کریں - حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - تیل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اول فی تولہ عار - اصلی ممیرا کی عللہ فی تولہ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں - ان کے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے - خصوصاً طلباء کیلئے ؁

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا - جسکی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضاء رئیسہ - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ - مثانہ و سلس البول و سیلان منی و بیوست اور درد مفاصل کے لئے بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کو وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں

قسم اول ڈیڑھ روپیہ (عمر)

المشتہر - احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

ضرورت ہے

چند نوجوانوں کی جو کہ بغیر سرمایہ کے ہمارے بیوپار میں شامل ہونا چاہتے ہوں - ہمارا دعویٰ ہے - کہ ایک معمولی پڑھا ہوا آدمی بھی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ کما سکیگا - اور ملازم شخص فرصت کے وقت کام کر کے کافی روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - ہمارا مدعا صرف نوجوانوں کو غلامی سے بچانا اور بیوپار سکھانا ہے -

پتہ

مینیجر الیکٹرن ایجنسی لاہور میکلیگن روڈ

لاہور میں احمدی دواخانہ ہے

جس کا نام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے رفیق مریضان رکھا ہے - جسمیں ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں - اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ملتمس ہوں - کہ اگر کسی بھائی کو انگریزی نسخہ یا دوائی کی ضرورت ہو - تو میری معرفت طلب کریں - باہر کے آرڈر بھی سپلائی کئے جا سکتے ہیں ؁

عبدالجلیل رفیق مریضان میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ - لاہور

نکاح ہے

میں اپنی لڑکی کا جس کی عمر قریباً تیرہ یا چودہ سال ہے - رشتہ کرنا چاہتا ہوں - لڑکا انٹرنس پاس یا بی اے ہو - اور برسر روزگار ہو - اور مستقل نوکر ہو - گورنمنٹ عالیہ کا ملازم ہو - ذات پٹھان یا مغل رہنے والا - امرتسر - لاہور - گوجرانوالہ - وزیر آباد - سیالکوٹ جموں کا ہو - نیک احمدی ہو - خط و کتابت معرفت مینیجر الفضل قادیان ہو ؁ (ہر خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آئیں)

مطبوعہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا